

فصل فی فضل بید اللہ یوتیر من یشاء مطر اللہ واسع علیہ
ذیل کی نصرت کے لئے اگلے آسمان پر شور ہے
عسی ان یتبعک ربک مقاما محمودا
اب گیا وقت خزاں کے میں کھیل لائیکے دن

میں سو موہا اور جو بات کہ شایع ہوتا ہے۔

دنیا میں ایک نبی آیا پر نیانے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور اور حملوں سے اکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (اللہام حضرت مسیح موعیٰ)

فہرست مضامین

- ۱۔ مسیحیوں کی موعظہ الحسنہ
- ۲۔ اخبار احمدیہ
- ۳۔ حضرت مسیح موعود اور کثرت مال
- ۴۔ تارکان وطن اور طلاق
- ۵۔ اسلام کا پرانا معجزہ
- ۶۔ پولیسک لیڈروں کے پچھونچو جناب خواجہ لعل اللہ
- ۷۔ صاحب جواب دیں + اب کہہ کر کاغذ ہوگا
- ۸۔ خطبہ جمعہ (اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں)
- ۹۔ انسان کا فائدہ ہے
- ۱۰۔ قربانی گارڈ
- ۱۱۔ ہمارا پینسج اور مولوی محمد علی
- ۱۲۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب
- ۱۳۔ دیگر کمال تصنیف ہو کر
- ۱۴۔ اشتہارات
- ۱۵۔ خبریں

مضامین بنام ایدیل

کاروباری امور کے

مستقل خط و کتابت بنام

پہنچے ہو

Digitized by Khilafat Library

ایدیل بنام غلام نبی + اسٹنٹ - رہنما محمد خان

نمبر ۱۲ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۱ء پختونہ مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ جلد ۱

الموعظۃ الحسنہ

ضرورت مسیح موعود

میں کہتا ہوں کہ اگر دو سے امور پر نظر نہ بھی کریں۔ تو ایک ضرورت موجود ہے ایسی ہے۔ جو میری سچائی پر مہر کر دیتی ہے۔ کیا اس طوفان اور جنگ کے وقت جب عیسائیوں نے اسلام کو نابود کرنا چاہا ہے۔ اور ہر طرف سے اور ہرزنگ سے اس پر حملے کر رہے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں اخبارات اور سالے اس کی مخالفت میں شائع کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ اسلام ان کی راہ میں ایک روک اور پتھر ہے۔ اسلام ہی ان کی عیش میں تلخ ہے۔ اخبارات یورپ پکار پکار کر کہتے۔ اور وہاں کے ممبر اور اہل الرائے اسلام ہی کو اپنی ترقی کی راہ میں روک قرار دیتے ہیں۔ یہی حالت میں اسلام کے نیت دنیا بود کرنے کی جب قدر فکر عیسائیوں کو ہو سکتی ہے۔ اس سے وہ لوگ جو مجھوں میں رہتے ہیں۔ کب آشنا اور واقف ہو سکتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ آئے دن دو چار آدمی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی ترقی ہو رہی ہے۔ انہیں ان حملوں کی خبر نہیں۔ جو مقدس اسلام پر مختلف رنگوں میں ہوتے

المسیح

معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت علیقہ المسیح ثانی ایدیل ۱۲ دہم سال سے ۱۷ اگست ۱۹۲۱ء پختونہ کوٹ ڈی ہند تشریف لیجانے والے تھے۔

عبد الغفار خان صاحب افغان جو ایک عرصہ کابل سے ہجرت کر کے دارالامان آئے ہوئے تھے بروز جمعرات فوت ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں دارالامان میں ذی الحجہ کا چاند ۱۷ اگست کو دیکھا گیا ہے

ہیں۔ عیسائیت کی برباد کن آگ اسلام کے گھر کو لگ چکی ہے۔

۲۹ لاکھ تو ایسے ہیں۔ جو اس آگ کی نذر ہو چکے ہیں۔ اور اسلام کے تخت جگہ جگہ مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کھٹے ہو کر دھڑکتے ہیں۔ یہ تو علانیہ دشمن ہیں۔ پھر ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو گو کھیلے طور پر عیسائی تو نہیں ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ انہیں اسلام کے ساتھ کوئی محبت اور لگاؤ نہیں ہے۔ وہ اسلام کے ارکان اور شعائر پر ہنستے اور ٹھٹھے کرتے ہیں۔ اور اُن کے دن اس میں لگے رہتے ہیں کہ جہانناک ممکن ہو۔ اور اس چلے اسلام کے احکام نماز روزہ میں ترسیم کریں۔ اور اپنی تجویز اور تدبیر سے ایک ایسا اسلام پیدا کریں۔ جس کے بانی مہمانی وہ آپ ہی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ اسلام سے خواہ وہ آگ ہی کیوں نہ ہو۔ ان لوگوں کی حالت کسی صورت میں عیسائیوں سے کم نہیں ہے۔ وہ کھلم کھلا انکی وردی پہنتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ایک دشمن دین کی وردی کیوں پہنتے ہیں اگر اسلام کے ساتھ انہیں محبت اور پیار ہے۔

اگر کوئی شخص ہماری جماعت سے نفرت کرتا ہے۔ تو کہے۔ لیکن اسے کم از کم غیرت اسلام کے تقاضا سے اور اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ بھی تو ضرور ہے کہ وہ کسی ایسی جماعت کو تلاش کرے۔ اور اس کا پتہ دے۔ جو حج و براہین اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور روشن آیات سے کمر صلیب کر رہی ہو۔ مگر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ خواہ شرقاً غروباً شمالاً جو بڑا کہیں بھی چلے جاؤ۔ اس جماعت کا پتہ بجز میرا نہیں بیگا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس غرض کی واسطے مجھے ہی مبعوث کر کے بھیجا ہے۔

میرے دعوے کو منکر زنی بطنی اور بد لگامی سے کام نہ لو۔ بلکہ تمہیں چاہیے۔ کہ اسپر خود کرو۔ اور سہلج نبوت کے معیار پر اس کی صداقت کو آزماؤ۔ انسان ایک چید کا برتن لینا ہے۔ تو اس کی بھی دیکھ بھال کرنا ہے پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہماری باتوں کو سنتے ہی بغیر فکر و

گالیاں نبی شروع کرتے ہیں۔ یہ بہت سی نامناسب امر ہے۔ جو طریق میں نے پیش کیا ہے۔ اس طرح پر میرے دعویٰ کو آزماؤ۔ اور پھر اگر اس طریق سے بھی تم مجھے کا ذب پاؤ۔ تو بیشک افسوس کے ساتھ چھوڑ دو۔ لیکن میں تمہیں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں مفسر ہی نہیں ہوں کا ذب نہیں ہوں۔ بلکہ

میں وہی ہوں

جس کا وعدہ نبیوں کی زبانی ہوتا چلا آیا ہے۔ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کہلایا ہے۔ وہی مسیح موعود ہوں۔ جو چودھویں صدی میں آیا تھا۔ اور جو تہا بھی ہے مجھے وہی قبول کرتا ہے۔ جسکو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دیکھنے والی آنکھ عطا کرتا ہے۔ اور یہ جماعت اب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ بڑھے۔ پس یہ بڑھے گی اور ضرور بڑھگی۔

الحکم۔ ۱۰۔ جون ۱۹۰۵ء { حضرت مسیح موعود

اخبار احمدیہ

اجاب سندھ کو اطلاع میں چونکہ روٹری سے تبدیل ہو کر وہی کشن گج آگیا ہوں اسلئے اُن سے پہلے انجن کی ماہواری یونگ میں اتفاق رائے ممبران فیصلہ ہوا تھا۔ کہ میرے بعد ابو محمد مختار نبی صاحب سکریٹری مقرر کئے جاویں۔ اس لئے سب برادراں سندھ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ آئندہ چندہ وغیرہ سب ان کے نام ارسال کیا کریں۔ اور سندھ ہر طرح سے انجن کے کام میں کوشاں رہیں۔ والسلام

خاکسار ابراہیم علی سابق سکریٹری انجن احمدیہ روٹری ضلع سکھ میں سکریٹری صاحبان

قابل یادداشت تین باتیں کی توجہ خصوصیت سے مذکور کرنا چاہتا ہوں کہ وہ برائے ہونانی کوئی رقم چندہ کسی شخص کو براہ راست نہ دیا کریں۔ جب تک کہ ناظر بیت المال کی یا محاسب کی تجویزی اجازت ان

کی خدمت میں کسی شخص کو ادا کرنے کی نسبت نہ پوچھ جائے۔ ورنہ اس طرح سے حساب میں بہت نقص واقع ہوتا ہے۔

(۲) کوئی جماعت بلا اجازت کسی ایسے چندہ کی بھی تحریک نہ کیا کرے جو پہلے سے حضرت فلینقہ امیح ایڈہ اللہ نصیرہ کی اجازت کے ساتھ مقرر نہیں ہو چکا ہے۔ نئے چندے کھولنا ہر شخص یا جماعت کا کام نہیں ہے۔

(۳) بعض اجاب ایک مقام سے دوسرے مقام کو تبدیل ہوتے ہیں۔ تو وہ اپنے چندہ بھی پہلے ہی مقام میں بھیجتے ہیں۔ یہ روت نہیں۔ تمام اجاب جو ایک ماہ یا زیادہ کسی انجن کے علاقہ میں قیام رکھیں۔ ان کے لئے یہی سار ہے۔ کہ وہ اپنے چندے اسی مقامی انجن میں ادا کیا کریں نہ کہ اور کسی انجن کو

ناظر بیت المال و محاسب قادیان

۹۔ اگست ۱۹۲۰ء کو علی مرید صاحب مدرس اعلان نکاح مدرس رنگ پورہ کے نکل کا اعلان عائشہ بی

بنت چوہدری کریم بخش صاحب موضع پھاکوٹی بیلنگ دو صد روپے بہر پر ہوا۔ ناظر امور عار قادیان

درخواست اخبار خاکسار کے نام فی سبیل اللہ اخبار جاری تھا جس کا اثر احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ مگر اب بند ہو گیا۔ کوئی صاحب سیر نام اخبار جاری کرادیں۔

عبدالرحیم خان لودھی ساہیہ

درخواست دعا اسحق کو بہت دنوں سے جگہ کا مرض ہے۔ درخواست دعا ہے (محمد اظہر کلارک رجسٹری آفس صالح پور)

میں چند دن دوران سر میں مبتلا ہوں۔ ایجو اور اہل و عیال کے لئے طالب دعا ہوں (تبارک علی از محی الدین پور) میں گورگاہ سے واپس آگیا ہوں۔ مگر تاحال بیمار ہوں۔ اجاب چھو دعاؤں میں یاد رکھیں (حکیم محمد اسماعیل گروڈیو الہی) میرے والد مولوی محمد عبدالصاحب بھینی شرفیور بیمار صل بیمار ہیں۔ اجاب انی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں (عبدالعزیز بھینی) جودہری الہراد خان صاحب نمبر ۱۰ پریزیڈنٹ انجن احمدیہ محلانوالہ کی اہلیہ صاحبہ عیاشہ دینیل بیمار ہیں۔ صحت کے واسطے دعا فرمائیں (عبدالقدوس سکریٹری انجن احمدیہ محلانوالہ) میرے سسر دادا صاحب کے خلاف غیر احمدیوں نے ایک مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ احمدی بھائی دعا کریں (محمد شریف سلیم) میری آنکھوں میں گھٹوے ہیں اور قدرے دھند بھی ہے۔ اجاب دعا کریں۔ اور اگر کسی سکھ یا مس دہا ہو۔ تو مجھے ارسال کریں

میرے دوست احمدی صاحبان! میری دعا ہے کہ تمہاری جماعت میں سے جتنے بھی لوگ اسلام کے گھر کو لگ چکی ہے۔ ان کو نجات دلا دے۔ اور ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کرے۔ آمین

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۹ - اگست ۱۹۲۰ء

حضرت مسیح موعود اور کثرت مال

حدیث ترمذی - مسیح جس میں آتا ہے کہ جب مسیح آئیگا۔ تو یفیض المال ہوگا۔ اس کے متعلق آج کل کے علم کے مدعی مگر حقیقت علم سے بے بہرہ مولوی سمجھ بیٹھے ہیں کہ جب مسیح موعود آئیگا۔ تو ان کے گھر درہم و دینار سے بھر دے گا۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے ۵۰ جرنل کے اہل حدیث میں اسی حدیث کو پیش کر کے لکھا کہ -

” حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب تشریف لائینگے۔ تو اس وقت مال کی فراوانی کی یہ حالت ہوگی۔ و فیض المال حتی لا یقبل احد استق علیہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں کو مال بیگو تو غنا کی وجہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گی۔ اور اس کے بعد یہ اعتراض کیا کہ -

اس حدیث کے مطابق چاہیے تھا کہ قادیان میں مال و دولت کے خزانے اتنے ہوتے کہ قادیان سونے چاندی کی بنیاتی۔“

حالا کہ جو یہ جہانتے ہی نہیں کہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ آئینہ الارض درہم و دینار بانٹتا پھرے گا۔ مگر تمام کے تمام لوگ اس قدر ہمت مند ہونگے کہ کوئی قبول ہی نہیں کرے گی اور اس طرح قرآن کریم کی کئی ایک آیتیں رد ہو جائیں گی۔ تو ہم نے کس طرح دنیوی مال کا مطالبہ ہو سکتا ہے۔ ہمارا اس حدیث کے متعلق جو اعتقاد اور ایمان ہے۔ وہ مندرجہ ذیل تحریر سے ظاہر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موعود کے جواب میں کہی۔ اور احکم موعود ۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء میں شائع ہوئی۔ فرماتے ہیں -

مکتوب حضرت مسیح موعود مندرجہ احکم جلد ۲ نمبر ۲۶
۲۳ - جولائی ۱۹۱۰ء

” جو مال کی بابت اعتراض کیا گیا ہے البتہ اس کو مجھے اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ میں نے علماء حال کا بہت نقصان کیا ہے۔ کہ انکی موبہوم امیدیں جو درہم و دینار کے متعلق تھیں۔ سب ڈٹ گئیں۔ لیکن ذرا زیادہ غور کر کے وہ خود سمجھ جائینگے کہ یہ امیدیں کسی نفس فانی اور حدیثی پر مبنی نہ تھیں۔ صرف غلط فہمی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم وادادکم کفر فتنۃ۔ تو مال بے شمار دیکھو خدا ان کو فتنہ میں ڈالے گا اور بجز اسکے ایک حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام درہم و دینار نہیں چھوڑتے۔ ان کے وارث ان کے علم کے وارث ہوتے ہیں۔ پس ان تمام حدیثوں سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود جو دنیا میں آئے گا۔ وہ ایک روحانی مال عطا کرے گا۔ جس کی دنیا محتاج ہوگی۔ اور نہ مسیح کسی مہاجرین اور ساہوکار کی صورت میں نہیں آئیگا کہ لوگوں کو اپنی اسامیاں ٹھنڈا کر دے بغیر کسی اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کا نام مال رکھا ہے۔ اور حکمت کا نام بھی مال رکھا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ یوتی الحکمت من یشاء و من یوت الحکمت فقد اوتی خیرا کثیرا مفسر لکھتے ہیں کہ اسکے معنی ہیں مال کثیرا لغت میں خیر کے معنی مال کے لکھے ہیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ خیر صحت علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بڑی دعوت کی۔ اور ہر ایک قسم کا کہنا پکایا۔ تو بعض کھانا کھانے کے لئے آئے۔ انہوں نے کھانا کھا کر سٹھا اٹھایا اور بعض نے اس دعوت کو انکار کیا وہ بے نصیب رہے۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پلاؤ اور تورہ پکایا تھا یا روحانی کھانے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ انبیاء اکثر روحانی امور کو طرح طرح کے پیرایوں میں بیان فرمایا کرتے ہیں۔ اور

نفسانی آدمی ان کو جسمانی امور کی طرف ایجاتے ہیں بھلا ہم پوچھتے ہیں کہ مسیح اگر درہم و دینار بہت سے تقسیم کرے گا۔ کہ علماء وغیرہ کے گھر سونے چاندی سے بھر جائیں گے۔ لیکن اس کا کمان تذکرہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو روحانی طور پر بھوکے پیاسے ہونگے انکی اسی طرح سے پوری حاجت براری کرے گی۔ پس اگر یہ تذکرہ کئی اور جگہ نہیں تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ جی تذکرہ ہے۔ جو استعارہ کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔“

یہ ہے اس حدیث کا صحیح مطلب اور مفہوم۔ اور اسی کو ہم جانتے ہیں۔ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے اس جاہلانہ اعتراض کا جواب اور نقل کیا گیا ہے۔ جواب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ وہ نام کو تو اہل حدیث میں۔ مگر حقیقت علم حدیث سے محض نادانیت ہیں۔ کیونکہ اگر اس حدیث کے الفاظ پر ہی غور کیا جائے۔ تو ان کا اعتراض بالکل لغو ثابت ہو جاتا ہے۔ الفاظ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں مال کی فراوانی ہوگی۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ آج مال کی فراوانی نہیں۔ اسپر مولوی ثناء اللہ بہت جگہ سے میں اور چھپچھلا لکھتے ہیں۔

” میں پوچھتا ہوں کہ فیض المال میں فاعل حضرت مسیح موعود ہیں۔ اور مال مفعول ہے۔ پس معنی یہ ہیں کہ مسیح مال بانٹینگے۔ یہ نہیں کہ مال زیادہ ہوگا۔ پھر فرماتے ہیں -

” سوال یہ ہے کہ فیض المال والا فقہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ مسیح موعود مال بانٹینگے۔ مسیح موعود کی ذات سے تعلق رکھتا ہے یا ان کے اتباع سے؟ ذرہ الفاظ حدیث کو دیکھ کر جواب دیجئے۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ قادیان میں بھی کوئی حدیث ان ہے۔ اس کے بعد بتلایا گیا کہ آپ کے مسیح موعود نے کیا بانٹا؟“ (اہل حدیث ۱۶ جولائی)

اس کے جواب میں گذارش ہے کہ جناب مولوی صاحب ادا قسمی آپ کو حدیث کی حقیقت کی خبر نہیں۔ آپ کے سبب الارشاد ہم نے الفاظ حدیث کی جب ذرہ تحقیق کی تو معلوم ہو گیا کہ

آپ علم حدیث کی حقیقت سے ہی بیخبر نہیں۔ بکا الفاظ
 حدیث کی صحت بھی ناواقف ہیں۔ دیکھئے الفاظ
 حدیث کیا ہیں۔ ملاحظہ ہو۔
 ترجمہ صحیح بخاری پارہ تیر صوال ۱۱۱۱ باب نزول عیسیٰ
 پانچویں سطر۔ **وَلْيَقِضَنَّ الْمَالَ حَتَّى لَا يَهْتَدَى**
أَحَدٌ
 محمد کیسے۔ یہاں یقیض کی تکرار زیادہ ہے۔ جو
 دلیل ہے اس بات کی کہ باب افعال نہیں بلکہ کتابی مجرور
 جس کی ماضی قاض ہے اور جس کے معنی بڑھنا اور پہنچنا
 ہیں نہ کہ تقسیم کرنا یا بانٹنا۔ چنانچہ محمد بالا کتاب میں مولوی
 وحید الزمان صاحب نے فقرہ بالا کا ترجمہ یہ کیا ہے۔
 "اس وقت روپیہ پھیل پڑے گا کوئی نہ لگے گا"
 اور لکھیے۔ بڑی قطعیت کی بخاری جو استاد الحدیث مولانا
 احمد علی مرحوم کی سمجھ و محشی۔ اور بطبع مجتہبی کی بھی ہوئی
 ہے۔ اس کے جلد اول صفحہ ۱۲ میں یہ حدیث یقیض المال
 مع اعراب چھپی ہے۔ جس کے معنی وہی ہیں۔ جو اوپر
 لکھے گئے۔ چنانچہ اس کتاب کے حاشیہ پر یقیض کے معنی
 یكثر المال لکھے ہیں یعنی اس وقت مال بڑھ جائیگا۔
 ان جو ابحاث سے صاف ظاہر ہے کہ ہم نے اس حدیث کا
 جو یہ مطلب بیان کیا تھا کہ "سبح موعود کے زمان میں مال
 کی بہت فراوانی ہوگی" وہی ٹھیک اور درست ہے اس
 کے مقابل میں مولوی تنہا اللہ کا یہ کہنا کہ "سبح موعود مال
 بانٹیں گے۔ یہ نہیں کہ مال زیادہ ہوگا" بالکل غلط ہے
 مولوی تنہا اللہ نے اپنے چھوٹے پن کا ثبوت
 جیتے ہوئے حضرت سبح موعود کے متعلق لکھا ہے کہ۔
 "میں مرزا کی طرح بے اتا حد نہیں ہوں کہ راویوں
 اور مصنفوں کے نام بھی نہ جانتا ہوں۔ امام محمد
 بن اسمیل بخاری کو امام اسمعیل لکھتا جاؤں؟"
 اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت منذر اصحاب سے اتنا ذرا نہیں
 تھے۔ بلکہ آپ کا تودہ اُستادہ کامل تھا۔ جس کو ہر جہاں
 اُستادہ منیاں کوئی ہوا ہے۔ اور نہ ہوگا۔ اور وہ روای
 صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جیسا کہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا
 دگر اُستادہ زمانے نہ دانی
 کہ خواندہ صمد وستان محمد

باقی رہا یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے امام محمد بن اسمیل
 بخاری کو امام محمد اسمعیل لکھا۔ اگر یہ نفلط ہی۔ تو خود
 آپ نے امام احمد بن حنبل کو کیوں صرف احمد بن
 لکھا۔ اگر انہیں اپنا یہ لکھنا یاد نہ ہو۔ تو اپنے رسالہ
 "اجتہاد و تقلید" کے صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں۔
 افسوس! یہ لوگ منذر اور نقیب میں اندھے ہو کر ذرا
 بھی عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

تارکان وطن اور طلاق

چند دن ہوئے جب
 دلائی اخبار نامہ کے
 نامہ نگار مقیم لاہور نے مذہبی تارکان وطن کے قافلہ کا
 تذکرہ کرتے ہوئے نامہ نگار کو لکھا کہ "مذہبی لوگوں نے وہی
 کے مہاجرین کی طرح سفر کے اخراجات کی بچت کے لئے اپنی
 بیبیوں کو طلاق نہیں دی؟ تو اسپر ولایت میں مسٹر
 محمد علی نے سلت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے نامہ نگار کو
 لکھا کہ۔

"کیا آپ کے لاہوری نامہ نگار کو زیبا ہے کہ وہ اتنی بیٹیاں
 لکھو کہوں پر لایوں کا بھی اضافہ کرے؟ اور ان عورتوں
 اور بچوں پر جو محض اپنے ضمیر اور ایمان کی خاطر وطن
 چھوڑ رہے ہیں۔ سفیرانہ آواز سے کہے اور اسپر
 متقیانہ تمجید کا اظہار کرے کہ مہاجرین سندھ نے
 اخراجات کی بچت کے لئے اپنی بیویوں کو طلاق
 نہیں دی؟"

اسی کو مدنظر رکھ کر مسٹر ظفر علی نے لکھا کہ۔
 "نامہ نگار کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اس نے اس قسم کی خرافات
 شیل لکھ کے اسلام کے ایک نہایت مقدس
 اصول یعنی ہجرت کی توہین کی ہے۔ اور مسلمانوں کا
 دل بہت بڑی طرح دکھایا ہے"

(زمیندار - ۱۳ جولائی)
 مسٹر سلمان سی ایسی فرول کو فخریہ لکھتے اور شائع کرنے
 ہیں کہ طلاق کے واقعات ہر جہاں ہیں۔ چنانچہ معاصرین
 ہر جگہ لکھتے ہیں میں غبارت علی شاہ صاحب مہر خلافت
 کیٹیٹی چٹاورد کا ایک مضمون بعنوان "مسئلہ خلافت اور
 صورت سرحد" شائع ہوا ہے۔ جس میں اس بات کا اظہار

کرتے ہوئے کہ تارکان وطن اپنی جاندا دوں کو چھوڑ چھاڑ کر چارے
 ہیں۔ لکھتے ہیں:-

"چند سرحدیوں نے اپنی عورتوں کو ہجرت کی راہ
 میں روڑہ سمجھ کر طلاقیں دیدی ہیں۔ اس زمرہ میں
 دو نوجوان قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے اپنی نئی دہنو
 کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ دیا ہے"

جب یہ صحیح واقعات ہیں کہ بعض تارکان وطن اپنی بیبیوں کو
 طلاق دے چکے ہیں۔ اور اسپر فخر کیا جا رہا ہے۔ تو پھر نامہ نگار پر
 خفگی کے کیا معنی؟ شاید اب تو ہجرت کے مقدس اصول
 کی توہین نہیں ہوتی ہوگی۔ اور نہ مسلمانوں کا دل بڑی طرح دکھا
 ہوگا۔

اسلام کا پرانا معجزہ

اس عنوان کے مضمون سے بہت سی بات
 آگے میں حضرت شیخ
 عبدالقادر صاحب سیلابی رحمت اللہ کے اس واقعہ کا ذکر کرتے
 ہوئے تھے جب آپ نے چندوں کے سامنے سج بول کر اپنا مال باکو
 بتا دیا۔ تو ان پر اتنا اثر پڑا۔ کہ وہ ٹیکو کار اور صلح ہو گئے
 اس "مسجد کی تجدید زمانہ حال میں" کے عنوان سے لکھتا
 ہے۔ کہ سرحدی لوگ جو ہندوؤں وغیرہ کو لوٹتے اور قتل
 غارت کیا کرتے تھے۔ اب انکی کا یا پلٹ ہو گئی ہے اور
 موجودہ مصائب کا یہ اثر ہوا کہ۔

"جو سرحدی اقوام ایک پر کیلیو انسانوں کا خون کیا کرتی
 ہیں۔ اب مہاجرین کی محافل در نہما بن گئی ہیں۔ جنکو
 برطانیہ کی توہین اور ہندوؤں اور فوجوں اور رسالے
 اور آلات پر واز کے بم۔ چوری۔ ڈاکہ۔ موہنی تیل
 غارت اور خونریزی کے باز نہ رکھ سکتے تھے۔ آج
 انہوں نے عہد کر لیا ہے کہ وہ سرحد پر ڈاکہ نہ ڈالیں گے
 اسلئے کہ ہندو با شند گمان ہند نے مسلمانوں کے
 برادرانہ تعلقات پیدا کر لکھے ہیں۔ اور آج وہ ڈاکو
 مہاجرین کی خدمت کرتے اور ان کے ساتھ بد رفتاری
 انکی حفاظت کیلیو کرتے ہیں۔ اور انہوں نے اعلان
 کر دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی مہاجر کی طرف غیر نظر
 سے دیکھیں گے۔ تو واجب القتل ہوگا۔ سبحان اللہ کیا
 یہ معجزہ نہیں اور معجزہ بھی ایسا کہ جس پر مسلمان کمال ہو

فخر کہتے ہیں۔

لیکن ہم نہیں سمجھتے۔ اس میں فخر کی کوئی بات ہے۔ صدی اقوام پہلے بھی مسلمان کھلا کر لوٹ و گھسٹ اور قتل و غارتگری کرتی تھیں۔ اہل اب بھی اگر انہوں نے کچھ کیا ہے تو یہی کہ صرف مہاجر کھلانے والوں کو ملا لٹنے اور قتل نہ کرنے کی توجیہ کی ہے۔ حالانکہ اسلام اس قسم کے افعال شنیعہ کسی وقت اور کسی مذہب کے لوگوں کے ساتھ بھی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

ہمارے نزدیک سرحدی اقوام کسی قسم کے جہد جن کا ذکر بارتے کیا ہے۔ سچوہ قرار دینا لفظ مجروح کی سخت ہتار کے نام ہے۔ اس سے اگر کچھ ظاہر ہوتا ہے تو یہی کہ پوری روڈاکہ۔ رہزنی۔ قتل و غارت اور خونریزی اس قدر ان لوگوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ خلافت کی محبت اور اُلفت بھی بشکل صرف مہاجر کھلانے والوں کے متعلق اس کا درست بردار ہونے کا عہد کا ہی ہے۔

پولیسکل بدروں سے لالہ لاجپت رائے صاحب اپنے اخبار بندے لٹرم میں ایک مسلسل مضمون "دنیا میں کیا ہو رہا ہے" کے عنوان کے تحت لکھے ہیں۔ اس مضمون کا جو حصہ لا۔ اگست کے بندے لٹرم میں "چند پولیسکل نوٹ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں پھر میں بالیسی کی تشریح کھتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

"ناظرین یہ دنیا کا پولیسکل خطر ہے۔ اس پولیسکل بیاط پر اخلاق۔ قانون۔ ایمانداری۔ ایفائے وعدہ وغیرہ پر سب لکڑی کی تڑوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ ضرورت کے ساتھ ان کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔ جو شخص پولیسکل بدروں کے اخلاق اور ایمانداری پر بھروسہ رکھتے ہیں ان کو کبھی۔ کبھی اپنی لفظی کا اعتراف کرتا پڑتا ہے۔"

وہ مسلمان جو آج کل پولیسکل بدروں اور وہ بھی غیر بدروں لوگوں کے پیچھے اندھا دھند چل رہے ہیں اپنے

دین و ایمان کو بھی سیاسی رہنماؤں کے ہاتھ پڑنے لگے ہیں۔ غور کریں۔ کہ ایک مشہور سیاسی لیڈر کس طرح سیاسی لیڈروں کے متعلق متنبہ کرتے ہیں۔ اصل میں خوف و خطر سے خالی رہنا ہی صرف اسی لیڈر اور راہنما کی ہوتی ہے۔ جسے خدا تعالیٰ لوگوں کے لئے مقرر کرے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلتا ہے مبارک ہیں۔ وہ جو اس راہ نما کے پیچھے چلیں جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مقرر کیا ہے۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب

اپنے اخبار اہم حدیث 12 جولائی میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب

کے متعلق مندرجہ ذیل سطور شائع کی ہیں۔

"مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر لاہوری پارٹی نے خواجہ کمال الدین صاحب کے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ سیال محمد سے مبارز کروں۔ خواجہ صاحب نے کہا ہرگز نہیں۔ اگلا آپ مر گئے۔ تو ہماری جماعت منتشر ہو جائیگی۔ اگر میاں محمد مر گیا۔ قرآن کے مہربان وہی تاویل کہہ بیٹھے۔ جو مولوی شامہ اللہ کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کے انتقال پر کی گئی تھی یہ سنکر امیر صاحب خاموش ہو گئے۔ یہی معنی ہیں یہ خدا بھلاستی قہمتا الفسہم۔"

اصل تو مولوی شامہ اللہ صاحب کے درخواست کو کہہ دیتا ہے کہ ان کی اس خبر کا ماخذ کیا ہے۔ اور پھر خواجہ صاحب کے التماس ہے۔ کہ اس نوٹ کو شائع ہونے سے ایک مہینہ سو زیادہ ہو گیا ہے۔ پیام میں اس کے جواب میں کچھ نہیں شائع ہوا۔ اس سے شہہ ہوتا ہے۔ کہ واقعی انہوں نے ایسا ہی فرمایا ہو گا۔ اب ہم ان کے درخواست کے تپ

اے اگر یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ تو جو وہ قرآن کریم میں تو ملی نہیں۔ اور اگر مولوی فاضل کے ثبوت میں مولوی شامہ نے یہ فقرہ لکھا ہے۔ تو افسوس ہے۔ کہ یہ فقرہ مہمل ہے۔

کہ براہ مہربانی بتائیں۔ اللہ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کی وفات شامہ اللہ کی زندگی میں۔ آپ کی صداقت کو معوذ بائند شہدہ کرتی ہے۔ اور آپ کی وفات پر جماعت کی طرف سے اس لئے جو کچھ لکھا اور شائع کیا گیا۔ وہ تاویلات یعنی عنوانات ہنگام ہیں۔ اگر فی الواقع یہی بات ہے۔ تو یوں آپ کے متعلق کچھ لیا جائے۔ کہ آپ مرتد ہو گئے ہیں۔ اور اپنے بھائی عبدالحکیم مرتد کی طرح مسیح موعود سے کٹ گئے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب نے بھی وہ خواہ اس سے ہے۔ کہ وہ بھی اس بارے میں اپنا بیان شائع کریں۔ کہ آیا خواجہ صاحب اور ان میں اس قسم کی گفتگو ہوئی تھی۔ جیسی مولوی شامہ اللہ نے ان کی طرف سے کہا کہ شائع کی ہے۔ یاد رہے کہ اس بارے میں خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی تحریر ہی کو وقت ہی جائیگی۔ کیونکہ یہ واقعہ ان کی ذات سے متعلق ہے۔ اگر یہ واقعہ درست ہے۔ تو پیام صاحب بتائیں۔

یعنی قہمت دالا الہام جدا ہوا کہ نہیں ہے

ایک حرکت ہو گا

حلال نما میں ایک طرف تو مرکزی خلافت کیسی

کے نزدیک ہجرت کو اپنے اختیار اور نگرانی میں لینے کا اعلان ہوا ہے۔ اور دوسری طرف گمشدہ صاحب صوبہ سرحدی نے اخبارات میں حسب ذیل اعلان کابل کی طرف سے شائع کیا ہے کہ۔

جو چونکہ سرگ مہاجرین اور انکی بار برداری سے بھری پڑی اور جو لوگ اس وقت تک آپسکے ہیں۔ ان کے لئے انتظام بھی مکمل نہیں۔ اس لئے امیر افضال شان نے حکم دیا ہے کہ ہجرت کو تا حکم ثانی بالکل ملتوی کیا جائے اور کسی مہاجر کو افغانستان میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔"

اب یہ کھتے ہیں۔ ہجرت کرنے واسطے کسی اور طرف کا رخ کرتے ہیں یا خاموش ہو کر بیٹھ رہتے ہیں۔ جو کہ خلافت لڑکی کی حقیقی محبت کے تقاضا کے بالکل خلاف ہے۔

اور نبی تسلیم دی۔ فرمایا کہ دو کلمے ہیں جو خدا کو پیارے ہیں۔ زبان پر ہلکے اور میزان میں بھاری ہیں۔ وہ کیا ہیں سبحان اللہ و بحمدہ ۳۳ دفعہ اور سبحان اللہ العظیم ۳۳ دفعہ اور آخر میں اللہ اکبر ملایا جائے۔ یہ وہ کلمات ہیں جنہ ذریعہ انسان پر خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ انسان کے تمام میل دو کئے جاتے ہیں۔

اب ہمیں غور کرنا چاہیے۔ اور احمدیوں کے لئے قابل غور بات۔ اور لوگ تو وہ ہیں جنہیں خدا کے نبی آئے۔ اور ان پر سینکڑوں سال گذر گئے۔ اور اب وہ نبیوں کی تقلیدات کو بھول گئے ہیں۔ مگر ہم میں جو خدا کا نبی آیا۔ ہم نے اسکو خود دیکھا۔ مگر ہمیں کہتے ہیں۔ جو ان گنہوں کے دور کرنے کے لئے پوری سعی اور کوشش کرتے ہیں۔ ہر ایک جو غور کرے گا اسکو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ ابھی ہم میں سے بہت سوں کو تزکیہ نفس حاصل نہیں۔ دیکھو۔ انسان ایک سیکنڈ میں عالم اور فاضل نہیں ہو جایا کرتا۔ بلکہ برسوں کی محنت کے بعد علم حاصل ہوتا ہے۔ مدرسہ میں جانے کے پہلے دن ہی لڑکا آنوی سند نہیں لے لیتا۔ بلکہ عمر کا ایک بڑا حصہ جدوجہد میں صرف کرتا ہے۔ تب سند حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی صفائی بھی نہ ایک سیکنڈ میں حاصل ہوتی ہے۔ نہ بغیر محنت اور کوشش کے بلکہ اس کے لئے بڑی وقت اور بڑی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر دیکھو۔ مثلاً پاپ کو کئی شخص آئے۔ اور نیک ارادے سے آئے۔ کہ قادیان میں جو خدا کے رسول کا عہدہ گا، ہے رہے اور یہاں مکان بنانے لگے۔ اور اسے سووی روپیہ بطور قرض لیکر لگائے۔ تو خیال کرو۔ کہ وہ کتنے بڑے غناہ کا مرتکب ہو گا۔ ایسا شخص جیسا خدا کو راضی کرنے کے اس سے لڑائی مول لیگا۔ حالانکہ اگر ایسا کرنے والا خود نہ جانتا ہو۔ تو پوچھ سکتا ہے کیونکہ یہاں خدا کے فضل سے بہت ہیں۔ جو شریعت کے مطابق اسکو مشورہ دے سکتے ہیں یا کوئی اور شخص آتا ہے۔ مگر کئی سیکھنے کی بجائے اور ہی دھن

میں لگ جاتا ہے یا غیبت کرتا ہے۔ اور اس طرح بڑے خیالات اپنے دل میں یا کسی دوسرے کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ تو کہاں رُوحانیت میں ترقی کر سکتا ہے بلکہ ڈر ہے۔ کہ ایسا شخص نبی کریم کے صحابہ کے متعلق بھی ایسا ہی خیال نہ کرے۔ پس میں اپنے سب بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان حالات پر غور کریں۔ اور جس کمی میں اس قسم کا کوئی نقص ہو۔ وہ اسے دور کرے پھر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرنی چاہیے۔ معاملات میں معاشرت میں ہیں اپنی حالت کو درست کرنا چاہیے تاکہ ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالتوں کو درست کرے۔ آمین

قربانی گاؤ

اجار دیکھیں امرتسر اپنے ۹۔ اگست کے پرچہ میں قربانی گاؤ کے عنوان کے ماتحت مولوی عبدالباری صاحب فرنگی مہلی کے تین اعلان مضمون متذکرہ کے متعلق ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ مولانا کے ہر سال اعلان ملا کر پڑھنے سے بھی معاملہ سادہ نہیں ہوتا۔ اور پڑھنے والا سمجھوتہ دیران ہو کر پوچھتا ہے کہ مولانا کیا فرما رہے ہیں۔ مگر وہ خود بھی قیمن نہیں معلوم ہوتے۔ وہ دوسروں کی رہنمائی کیسے کر سکتے ہیں۔ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ان ہر بیان کا خلاصہ جو اجار مذکور دیتا ہے۔ وہ بھی یہاں درج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مولانا صاحب فرماتے ہیں: ۱) اگر ایک بکری کی قیمت ۱/۲ حصہ سے زیادہ ہو گا تو گوشت لذیذ تر نہ ہو۔ تو وہ گائے کی قربانی بخیر (۲) قربانی بذاتہ فرض ہے۔ اور رعایت خلافت بھی واجب۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ مسلمان قربانی چھوڑ دیں (۳) میں خود گائے کی قربانی نہیں کروں گا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ دیگر مسلمان بھی میری تقلید کریں۔ جو شخص اس اصول کے خلاف ہے۔ ان کو مطلع کرنے کی غرض

سے میں کھنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارا مذہب یہ چاہتا ہے۔ کہ خدا کے لئے قیمتی اور لذیذ قربانی دی جائے جن گائیوں کی قربانی دی جاتی ہے۔ وہ اس قسم کی نہیں ایڈیٹر صاحب مکمل معاف فرمائینگے۔ اگر ہم اپنی کے مندرجہ اقتباسات کو پڑھ کر یہ سمجھنے کی جرأت کریں کہ اصل میں مولوی صاحب خود بھی متیقن معلوم ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کی بھی رہنمائی کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ خود گائے کی قربانی نہیں کریں گے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو انہوں نے بلا لیا ہے۔ کہ وہ ان کی تقلید کریں مگر مولوی صاحب ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ جو یہ کہہ دیں۔ کہ خلافت کی خاطر قربانیاں چھوڑ دو۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں ہو چکا ہے۔ ان کا شمار یہ ہے۔ کہ قربانی ضرور ہو۔ لیکن گائے کی نہیں۔ اسکی وجہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ عام طور پر جو گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔ وہ ذبیحہ پتی اور بیمار ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا گوشت لذیذ نہیں ہوتا۔ خدا کے لئے اچھی چیز چاہیے۔ اس لئے ان گائیوں پر بکری کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں اس کا گوشت لذیذ تر ہوتا ہے۔ دوسرے ان کے خیال میں آج کل گائیوں کی قیمت جڑھ لگتی ہے۔ اس لئے باوجود اتنی سہولت کے کہ ایک گائے میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ تاہم ہر قیمت کے لحاظ سے اب اچھی گائے کی قیمت کا ساتواں حصہ ایک بکری کی قیمت سے زیادہ ہے۔ اس لئے جو زیادہ سہولت کار کی خاطر گائے میں شامل ہوجاتے تھے۔ وہ اب بکری کی قربانی کریں۔ اس میں شک نہیں مولوی صاحب موصوف اپنی بات کو مدلل طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایک خدا کا۔ انہوں نے کیا بھی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر باوجود گراں قیمت گائے کے بکری نسبتاً ہنسٹی پڑے۔ تو اسوقت کیا کیا جاوے۔ یا اگر بعض کے خیال میں گائے کا گوشت لذیذ تر ہو۔ جیسا کہ خود مولوی صاحب کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ جو گائیں عام طور پر قربان کی جاتی ہیں۔ وہ ایسی لذیذ تر نہیں ہوتیں لیکن اگر اچھی

چن کر لی جاویں۔ لڑخود مولوی صاحب بھی معترف معلوم ہوتے ہیں۔ کہ ان کا گوشت بہر حال لذیذ ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں کیا کیا جاوے۔ ناظرین مرت خیال فرمادیں۔ کہ مولوی صاحب کو ان حالات کا علم نہیں یا یہ کہ مولوی صاحب تخیل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ مولوی صاحب چنانچہ میرا خیال ہے۔ اسی امر میں حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچے ہوئے ہیں کہ گائے کی قربانی افضل تر ہے۔ کیونکہ قرآنی حکم فاذبحوا البقرۃ ان کو بھولا نہیں۔ لیکن ایک بات ہے جس کی وجہ سے مولوی صاحب خود گائے کی قربانی نہیں کرنا چاہتے۔ وہ یہ کہ ان کے سر پر آجکل پولیسگر کا بھرت سوار ہے۔ اور ان کے دل میں گاندھی کا عمل رچ گیا ہے۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو بلا اس کے کہ ہندوؤں کی طرف سے بھی کوئی قربانی ہو۔ وہ اپنے مذہب کے ایک حصہ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کاش! مولوی صاحب یہ سوچتے۔ کہ انہوں نے چھوڑا کیا۔ اور کیا کیا۔ جب حضرت مسیح موعود صلی علیہ وسلم کی پیغام میں یہ پیغام اہل ہند کو دیا کہ ہندو مسلمانوں کے بزرگوں کی توہین کرنا چھوڑ دیں۔ اور نبی کریم صلی علیہ وسلم کو راست باز یقین کر کے ان کی دوسرے مسیحین اور رشتہ داروں کی طرح عزت کریں۔ اور ان کا نام بے ادبی سے لینا چھوڑ دیں۔ تو اسکے بدلے میں محض ہندوؤں کی خاطر مسلمان گائے کی قربانی سے ہاتھ اٹھائیں گے۔ اس وقت ہندوستان میں سخت شور و غوغا مچا یا گیا۔ کہ اب ارکان مذہب اسلام کو مرزا صاحب نے بھی قربان کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور مسلمان اخبارات میں حضرت مسیح موعود کو مسلمانوں نے اپنی عادت کے مطابق بہت گالیاں دیں۔ اس وقت مولوی عبد البہاری صاحب بنگالی اور مولوی یا ایڈیٹر صاحب کو ذرا بھی خیال نہ آیا۔ اب حضرت مسیح موعود صلی علیہ وسلم کو تو انکار رکھتے۔ محض ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے اور ان میں ہر دو لہریزی حاصل کرنے کے لئے گائے کی قربانی جیسے مسئلے کو اس طرح قربان کیا جا رہا ہے۔ اور بوجہ مولانا عبد البہاری کے صاف لکھنے

کے کہ وہ قربانی گاؤ نہیں کرینگے۔ اخبارات میں زور دیا جا رہا ہے۔ کہ کیوں نہیں مولوی صاحب کسی طرح کسی منطق اور فلسفہ کے زور یا کسی معتبر روایت کے ذریعہ گائے کی قربانی حرام ثابت کرتے۔ یہ ہے اسلام اور یہ ہے مسلمان۔ مسیح موعود کو چھوڑ کر مسلمانوں کو کیا ملا۔ بنس للظالمین بدلا۔ جو خدا کے ذکر کو چھوڑتا ہے اسکو بہر حال شیطان کا ساتھ دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ ساتھی بغیر تو انسان رہ نہیں سکتا۔ ومن یعش عن ذکر الرحمن لقیض لہ شیطانا فھولہ قریب۔ ممکن ہے اب یہ بھی ہجرت کی طرح جائز ہو جائے۔ قادیان میں جو ہجرت کر کے آئے۔ انہوں نے ہنسی کھٹھا اور محول اڑایا جانا تھا۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اب حدیث کے مطابق ہجرت جائز نہیں۔ لیکن خلافت ترکی کے سوال نے یہ بھی حل کر دیا ہے۔ دیکھیں۔ اب مسلمان کہہ رہے ہیں خاکسار محمد دین۔ بی لے۔ قادیان +

ہمارا صلح اور

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے فقہاء کی اہمیت پر

ہم نے محض خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے جسے فرقہ اسلامیہ کے علماء اور مشائخ کو بالعموم اور جناب محمد علی صاحب اور ان کے مخصوص رفقاء جناب خواجہ صاحب اور جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کو بالخصوص صلح دیا گیا تھا کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن کریم ان کے اس عقیدہ باطلہ کا مؤید اور مصدق ہے۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی علیہ وسلم کے بعد باب نبوت ایذا سرد ہے اور پھر ایک کھلا خط بھی بذریعہ اخبار مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۲۲ء جناب مولوی صاحب کو لکھا تھا کہ جبکہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ امر نبوت پر صرف کلام اللہ سے فیصلہ کیا جائے۔ اور حضرت مسیح موعود یا بقول ان کے زید و بکر کی تحریرات بطور حجت پیش نہ ہوں تو ہم تو مدت سے آپ کے اس اصول پر آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کلام اللہ

سے اس عقیدہ کا فیصلہ ہو کہ خاتم النبیین کے معنی من بیعت اللہ من بعد محمد رسول اللہ ایداً ہیں۔ اگر یہ الفاظ ہوں۔ تو ان کے ہم معنی ہی ہیں۔ ہاں ہمارا مطالبہ صلح کلام اللہ کا ہے۔ آپ کے قیاسات اور اجتہادات کا نہیں کیونکہ ہم آپ کو مجتہد العصر یا مجدد الدین وغیرہ تسلیم نہیں کرتے جناب مولوی صاحب اور ان کے مخصوص رفقاء تو کلام اللہ کا مجددی الیہم سبیلہ کے مصداق ہو چکے ہیں یعنی وہ خود تو مخاطبین سے ہم کلامی کی توفیق رکھتے ہیں۔ اور نہ اپنے عقیدہ باطلہ کی تائید میں کوئی دلیل رکھتے ہیں۔ اس جناب ایم لے اور عیال۔ ایل بی تو بالکل خاموش ہیں۔ اور جناب خواجہ صاحب بی لے۔ ایل۔ بی بھی شاید بغیر مساوندہ و کالت کرنے کو آمادہ نہیں۔ البتہ ان کا کوئی مذکورہ کار نہیں اس ابدی ناکامی کے داغ کو جناب مولوی صاحب کے چہرے سے دور کرنے کی ناکام سعی کرتا رہتا ہے۔ مگر سوائے رلیک تاویلات اور تفسیروں کی دور از قیاس تفسیر اور گہر کے مجتہدات کو اڑ بنانے کے کوئی معقول اور مدلل طریق ہمارے مطالبہ کے موافق مرد میدان ہو کر نہیں پیش کرتا کہ صرف کلام اللہ سے جواب دے۔

یہ ہم کیوں مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ یہ لوگ جناب مولوی محمد علی صاحب سے لیکر ان کے ادنیٰ ارتقاؤں تک اکثر اندرونی طور پر چکر الوی ہیں۔ اور احادیث کے منکر ہیں۔ ورنہ محمد بنین اول اپنے دل سے پوچھے۔ اور پھر داتہ کے باقی باغیوں سے۔ کہ دراصل ہمارا قول درست ہے یا غلط۔ اور چکر الویت کے بانی آج انہی کے زمرہ میں موجود ہیں یا نہ۔ یعنی وہ لوگ جو احمدیوں میں چکر الوی خیالات کے رائج کرنے کے فکر میں تھے۔ اور مولوی محمد اللہ چکر الوی کی طرف مائل تھے۔ اور جنکو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے محاکمہ شائع کیا۔ پس ہم ان پنداریوں کی دکان سے وہ چیز اس لئے نہیں لیتے۔ کہ اس کو وہل میں مکروہ جانتے ہیں۔ صرف نامتی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور میں محمد احمدی پبلک کو خوش کرنے کے واسطے کہ گویا یہ لوگ احادیث کے معتقد ہیں۔ ہم اسے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ورنہ ان کو ان احادیث پر کوئی ایمان نہیں ہے۔

جلے دل کے پھپھو لے کے عذوان سے ایک مضمون جو انجاری پیغام کے ضمیمہ میں شائع ہوا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ ایڈیٹر پیغام اس میں جناب ایر صاحب سے نصوص صریحہ کلام اللہ معلوم کر کے نقل کرتے یا خود ہی کوئی دلائل حسب مطالبہ چیلنج پیش کر دیتے۔ ان کو تسلی ہو۔ کہ ہم نے آغاز خلافت سے آج تک قریباً کل تحریرات اور تقریرات جناب مولوی صاحب کی پڑھی ہیں۔ اور بالخصوص وہ مجموعہ خرافات جس کا نام غلطی سے "النبوۃ فی الاسلام" رکھا گیا ہے۔ مگر دراصل اسلام میں نبوت سے انکار قطعی کیا گیا ہے۔ وہ وہ تحریرات ہیں جو حضرت مسیح موعود کے کلام سے پھر خرافات انکلام عن مواضع کے مصداق ہوتے ہوئے نقل کی ہیں۔ خوب غور سے دیکھی ہیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو ایڈیٹر صاحب چند سوالات شائع کریں۔ ہم جناب مولوی صاحب کے تحریر کردہ جوابات نہ دینگے۔ ساتھ ہی کلام اللہ سے انجی لغویت بھی ظاہر کر دینگے۔

اگر ہمارے دلائل مطلوب ہوں۔ تو النبوۃ فی القوانین شائع شدہ موجودہ اور بار دیگر کثیر دلائل کے ساتھ نظر ثانی کر کے زیر اشاعت ہے۔ احادیث کی رد جو اب دیکھنا ہو یا اپنی پیش کردہ احادیث کا جواب مطلوب ہو۔ تو ہمارے رسالہ النبوۃ فی الاحادیث کا انتظار کریں۔ عنقریب انشاء اللہ شائع ہو گا۔

مگر آپ سے یہی عرض ہو۔ کہ خدا کے لئے قرآن کریم کی طرف آؤ۔ اور ایک ساعت کے واسطے ہی تسلیم کر لو۔ کہ آج تم کو ایک ایسے شخص سے پالایا ہے۔ جو تم کو خدا کے کلام کے دائرہ سے باہر نہیں دیتا۔ کیا ان سجدات باب نبوت کے واسطے ارشاد خداوندی اولہر یکھیں ہم نہیں بکار رہا۔ کیا خدا کا کلام قرآن تم کو کافی نہیں۔ لئے بزدلوا کہو حضرت اسد اللہ عمر فاروق اعظم کی طرح حسینا کتاب اللہ۔ مگر آہ بانامرد اور بزدل کب یہ لغو لگا سکتے ہیں۔

دعای الی الحق
قاضی محمد یوسف احمدی فاروقی ابن عمر

مخالفین کے اعتراضات کے جواب مردے کوٹ کر دنیا میں نہیں آتے

تیسرا اعتراض
اگر کلام اللہ میں ججوں سے مراد دنیا کی طرف رجوع نہ کرنا ہو۔ تو مطلب یہ ہو گا کہ دنیا کی طرف ان کا رجوع نہ کرنا حرام اور محال ہے۔ یعنی مردے رجوع کرینگے۔ دراصل اس آیت شریف کے استدلال کو قادیانی صاحب کا مقصد ہی فوت ہو گیا۔ یہ ایک ضمنی اعتراض ہے۔ اب اس کے جواب ملاحظہ ہوں :-

حضرت امام رازی ہماری طرف سے جواب دیتے ہیں۔ ان الحرام قدیحی بمعنی الواجب۔ لفظ **پہلا جواب** حرام بمعنی واجب آتا ہے۔ پھر اس کی دلیل میں امام رازی۔ آیت شریف استعمال میں کرتے ہیں آیت قل تعالوا اتل ما حرم علیکم ربکم ان کا تشریح کو ایہ نشیناً۔ کہدے۔ آؤ میں پڑھ کر بتاؤں وہ چیز جو تمہارے رب نے تم پر واجب کیا ہے۔ یہ کہ اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ اس آیت میں حرم بمعنی واجب ہے۔ پس حرام بمعنی واجب ثابت ہوا۔

شعریہ ہے (قول الخفاء)
وان حراماً لا اری الدھن باکیا
علی شجرۃ الالبکت ہلی عمرو
لازم ہے کہ میں زمانہ کو مصائب پر روتا ہوا دیکھوں تو عمرو پر میں رودوں۔ اس شعر میں حرام بمعنی واجب ہے۔ استعمال یہ ہے۔ کہ احمد العزین کا نام دوسرے کے نام پر رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آیت جناء سیئہ مسیتہ مثلہا میں یہی جزا کو یہ کہا ہے۔ اسی قاعدہ کے ماتحت حرام بمعنی واجب آتا ہے۔ پس جبکہ کلام الہی معاوردہ عرب۔ قاعدہ زبان کی زد سے معلوم ہو گیا کہ یہاں حرام کے معنی ہیں واجب۔ تو صاف صاف معنی یہ ہوتے کہ ہلاک شدہ بستیوں پر واجب ہے۔ کہ دوبار دنیا کی طرف لوٹ کر آئیں۔

دوسرا جواب
پہلا جواب اس بنا پر تھا کہ حرام بمعنی واجب ہے۔ یہ دوسرا جواب اس لحاظ سے ہے۔ کہ حرام بمعنی متمنع ہو تو بھی یہی معنی ہوگا کہ مردے دنیا کی طرف لوٹ کر نہیں آسکتے۔ حضرت قتادہ اور مقاتل بھی یہی کہتے ہیں۔ اس صورت میں کلام اللہ میں ججوں کا لاصلہ زندہ ہو گا۔ جیسا کہ آیت ما منعنا ان لا تسجدوا الاصلۃ زندہ ہے۔ اور معنی یہ ہونگے کہ حرام ہے۔ اس بستی پر حکم نے ہلاک کیا دنیا کی طرف لوٹ کر آنا۔ اور یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ اس آیت کا یہ قول ہے۔ فلا یستطیعون توعدیۃ ولا الی اہلہم یرجعون ط (یہ بیان تفسیر کبیر فخر رازی کی ایک عبارت کا خلاصہ ہے) اس بیان سے ظاہر ہے کہ حرام خواہ بمعنی واجب ہو۔ خواہ بمعنی متمنع ہر صورت میں حضرت سیدنا المسیح الموعود کے بیان کردہ معنی صحیح ہیں۔ اور اس آیت سے عدم رجوع موتی ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی مقصد تھا :-

جناب امیر المؤمنین علیہ السلام اس معنی کی تائید میں ایک اور حوالہ کیا نہیں دیکھتے تم طرف گذرنا ہوؤں کے اپنے میں سے کہ وہ تم میں پھر نہ آویں گے اور کیا نہیں دیکھا ہے تم نے طرف باقیوں کے اپنے میں سے کہ وہ باقی بھی نہ رہینگے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ خدا نے کہ حرام محض قریباً اھلکناھا انھم لایرجعون حضرت جعفر صادق سے مروی ہے۔ کہ پھر دنیا میں بھیجئے کے سوالی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دتا ہے کہ اب دنیا کی طرف جانا نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے۔ (تفسیر عمدة البیان و تفسیر صافی)

اشد ترین منکر احمدیت مولوی شتاء اللہ کی شتاء اللہ صاحب امر قسری طرف سے جواب قائل ہیں۔ چنانچہ اپنی کتاب تفسیر القرآن بکلام الرحمن میں لکھتے ہیں :-
ومن در اھم بوزخہ ناجز و مانع من الرجوع

الی الدین القولہ تعالیٰ فیسکالیتی قضی علیہا اللو
 ویرسل الی اہل مسمی ط الی اہل م
 یبعثون الی یوم القیامتہ یعنی مردوں کے پیچھے
 ایک روک ہوتی ہے۔ جو ان کو دنیا کی طرف لوٹنے
 کے مانع ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہے فیصلہ الی
 قضی علیہا الموت یعنی جو مر جائے۔ خدا تعالیٰ اسکی
 روح کو روک رکھتا ہے۔ دنیا میں واپس نہیں آنے
 دیتا۔

فیصلہ کن حدیث
 انہم کایرجعون کے جو معنی
 حضرت یسنا ایسح الموعود علیہ السلام
 کئے ہیں۔ ان کی تائید و توثیق تفاسیر سے ہم نے پیش کی
 اب ہم احادیث سے اس مطلب کی تائید کرتے ہیں۔
 حدیث شریف میں اسی آیت کی تفسیر صاف صاف موجود ہے
 ہم ذیل میں ایک فیصلہ کن حدیث پیش کرتے ہیں۔ جو
 کافی دوانی اور تمام نزاع کا قطع قمع کرنیوالی ہے۔

یا جابر ما علمت ان اللہ احیا ابابک فقال لہ تمن
 علی اللہ ما احببت فقال رد الی الدنیا لقتل مرثا
 اخری۔ فقال انی قضیت انہم کایرجعون۔
 جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر۔ کیا تجھ کو علم نہیں کہ اللہ
 نے تیرے باپ کو زندہ کیا۔ اور اس کو کہا اے عبد اللہ جو
 حواش تہیں محبوب ترین ہے۔ اس کو میرے سامنے
 پیش کرو۔ تو اس نے کہا۔ اے مولا! مجھے دنیا کی طرف
 واپس کر۔ تاکہ میں پھر ایک دفعہ قتل کیا جاؤں۔ تب اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا۔ کہ یہ تو میرا قطعی حکم ہو چکا ہے۔ کہ میرے
 پھر دنیا میں لوٹ کر نہیں جاتے۔

یہ وہ عظیم الشان حدیث ہے۔ جسے تھوڑے تغیر
 کے ساتھ امام احمد حنبل۔ عبد بن حمید۔ ابویعلی۔ ناشی
 طبرانی۔ حاکم۔ ابونعیم اصبہانی۔ امام زرقاتی۔ امام محمد علی
 ترمذی۔ امام بخاری وغیرہ وغیرہ بزرگوں نے اپنی اپنی
 کتابوں میں روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث ہر طرح صحیح ہے
 اس فیصلہ کن روایہ کے جوہر گھیا پھر وہ دنیا میں لوٹ کر نہیں
 آتا۔ اور یہ بھی فیصلہ کن روایہ ہے۔ کہ آیت کایرجعون کے معنی
 ہی ہیں کہ مرنے سے لوٹ کر دوبارہ دنیا میں نہیں آتے۔ اور یہ

وید کہاں تصنیف ہوئے

(از مٹر محمد احمد ساگر چند پیر سٹریٹ لاہور)

ویدوں کے متعلق ۲۹ جولائی ۱۹۲۰ء کے الفضل میں
 سرفاد محمد حسین صاحب احمدی بھیروی نے جو ترجمہ مٹر تک کے خیالات
 کا کیا وہ نہایت دلچسپ تھا۔ جسکو پڑھ کر مجھ کو ایک بات یاد آگئی
 کہ مٹر تک فرمایا تھا کہ اسی وید ہندوستان میں تصنیف نہیں
 ہوئے تھے۔ وید کے معنی ہیں علم۔ اور تاریخ بتاتی ہے کہ ایک زمانہ تھا
 کہ آریہ لوگ سترل ایشیا یا جیسا کہ مٹر تک کا خیال ہے۔ مشرقی
 نصف الوطن کے شمال میں رہتے تھے۔ لیکن جب کڑھ ارض
 کی شمالی برت پگھلنے سے (جسکو انگریزی میں گلیشیل پیر پیڈینی
 بر فانی زمانہ کہتے ہیں)۔ ان کے ملکوں میں سیلاب آنا شروع
 ہوا۔ تو وہ جنوب کی طرف حرکت کرتے گئے پھر پانچ بعض

یونان میں جا بسے۔ بعض ایران میں۔ بعض آئر لینڈ میں
 اور بعض آریہ ورت (ہندوستان) میں۔ آئر لینڈ اور ایران
 دونوں لفظ بھی آریہ نسل کا پتہ دیتے ہیں۔ مٹر تک نے
 مہا بھارت پر جو لکھ دیا۔ اس میں بتایا کہ وہی خیالات جو اس نے
 ویدوں میں پائے۔ وہی اس نے ایران کے زیناؤستہ میں
 پائے۔ اور وہی یونان کے شاعر و نئی لفظ نہایت قدیم نظموں
 میں پائے۔ پس وید کیا تھے۔ وہ نہایت قدیم آریہ قوم کے علم کا
 ذخیرہ تھا۔ جسطح یہودیوں کی بائبل جسکو وہ الہامی کتاب کہتے
 ہیں۔ موجودہ زمانہ کے محققین نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ
 یہودی قوم کے علم کا ذخیرہ تھی۔ اور اس میں یہودیوں کی تاریخ
 ان کے ملکوں کا بیخ و بن کے رسوم و رواج مسدوح میں۔ بلکہ

اس میں بہت سی دقیانوسی اہیات کہانیاں اور غلط فہمیاں
 بھی درج ہیں۔ جنکی تصحیح آفر قرآن شریف نے کی۔ پس یہ کچھ
 کہ وید ہندوستان میں الہام کے ذریعہ سے آئے۔ تاریخی
 تحقیقات سے لاپرواہی کا اقرار کرنا ہے۔
 سترمینٹ لکھتی ہے کہ جہاں آجکل ایٹلانٹک سمندر
 مارتا ہے۔ وہاں قدیم زمانہ میں ایک بڑا عظیم بنام ایٹلانٹس
 تھا جس کے لوگوں نے تہذیب میں بہت ترقی کر لی تھی لیکن
 شمال کی طرف سے جو بر فانی سیلاب آیا اس کے نتیجہ وہ بڑا عظیم
 ترقی ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کیا حضرت نوح کا یونان

(اشتیارات)
 ہر ایک شہار کے مضمون کا ذمہ دار خود شہر ہے جو کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت ملانا مولوی نور الدین صاحب کا مصداق
 میرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سرمہ میرا اور ست سلاجیت

اصلی میرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے
 میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجلس
 کے سامنے مسجد مبارک میں میرا پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند
 فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپے
 کھاتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سبیلہ کے
 انبار بدر وا حکم اور سالہ میگزیں میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا
 کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا اور
 میں نے بھی نفع اٹھایا۔ احمد شہر علی ذلک

میں اس سرمہ اور میرا کو ہمیشہ اس نسبت سے شہر کرتا ہوں کہ
 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصداق ہے اور نہ
 میرا ہی ہے۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض
 چشم میں مبتلا ہیں یا حفظاً تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر
 چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامتہ
 نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است
 یہ سرمہ دھند۔ جالار۔ بھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور
 ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے
 قیمت سرمہ میرا قسم اول عارفی تولہ۔ اصلی میرا تولہ
 یہ میرا جکی انھیں دکتی ہوں ان کے لئے بہت مفید تجربہ اور
 مقوی بصیر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت

جس کی عبارت یہ ہے۔
 مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ شہتی طعام۔ قاطع بغم و ریاح
 دافع بواسیر۔ فساد بغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ
 شانہ۔ سلس البول و سیلان ہنی و بیوست۔ درد مفاصل وغیرہ
 کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دان خود صبح کی وقت ہمراہ
 دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عارفی تولہ
 احمد نور کاتبی۔ تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library

اللہ ہی شافی ہو

مندرجہ ذیل دو یہ مجب اور بہت ہی مفید ہیں

کشتہ فولاد - قسم اعلیٰ - اس سے مندرجہ ذیل امراض دفع ہو جاتے ہیں۔ کمی خون، بھیس، رنگ زرد پین، بیکر اور طحال اور معدہ کی خرابی، پھر رنگت بدن حالت صحت پر آجاتی ہے جو بھوک خوب لگتی ہے۔ دماغی کمزوری اور دماغی محنت والوں کے لئے بفضل خیا بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ص ۶

کشتہ فولاد قسم ادنیٰ - اس کے بھی وہی فوائد ہیں۔ مگر پہلا قوی تر ہے۔ قیمت فی تولہ ص ۶

کشتہ خربث اسدید - جسکو منور بھی کہتے ہیں۔ اس کے بھی وہی فوائد ہیں۔ جو فولاد کے ہیں۔ نیز اس کی معجون بھی بنتی ہے قیمت فی تولہ ص ۶

سفوف برائے سنگ سہنی - اس سے تین چار سال تک کی دستوں کی بیماری چند روز میں دفع ہو جاتی ہے۔ اور معدہ قوت در ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ص ۱۲

حب قبض کشائے - ان گویوں سے چند روز کے استعمال سے قبض دائمی ہمیشہ کے لئے دفع ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ص ۶

حب دفع نعت الدم - یہ گویاں اندر سے خون آنے کو بفضل خدا بہت جلدی بند کرتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ص ۶

حب دفع طحال - ان گویوں سے بڑھی ہوئی تہی اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ص ۶

حب برائے درویش - ان گویوں سے جسم کے کچھ درد میں درد ہوتی ہو۔ جسکو عام لوگ درد زنجی کہتے ہیں اور ڈاکٹر درد اعصاب کہتے ہیں۔ اور گٹھیا کو بفضل خدا چند روز میں آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ص ۶

ہمارے پاس اور بھی مفید نسخے مجب و مجوزہ جناب

مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

تیار ہیں۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

مولوی نظام الدین مبلغ قادیان ضلع گدو پور

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم دیرینہ کمزوروں کو زائل کرتا ہے۔ سُرخی کو آنکھوں کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو بیکھا اور صاف کر دیتی ہے۔ نارش اور کھلی کے واسطے اکیڑ ہے جن لوگوں کی آنکھیں دھوپ میں بسیدب مادہ فاسد کے زکھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ایل لگی ہوں یا گل لگی ہوں۔ یا آنکھوں میں کثرت سے پھسلیاں (گوڑے تریاں) ٹھکتی ہوں یا گھٹا اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا کمزوروں کے باعث آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا آنکھوں میں کمزوروں سے دھند خراب ہو گئی ہو۔ ان کو از بس مفید ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو پھر از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں شیر خوار بچے سے لے کر بوڑھوں تک رب کو یکساں فائدہ بخشتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ کچھ ضرر نہیں پیدا کرتا۔ کیونکہ نباتات کے مرکب ہے۔ ہمارا کثرت سے تجربہ ہے۔ کہ ایک دفعہ ہی کے لگانے سے نمایاں فائدہ نظر آجاتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ سات دفعہ کے استعمال سے امراض چشم کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

ہم اشتہار کو دام تزویر نہیں بنانا چاہتے۔ جو صاحب ادھ آد (۸) کا ٹکٹ بھیجیں۔ ان کو بطور نمونہ کے مفت دیا جائے گا۔ تاکہ آزمائش فرمیں۔ اور کسی مغالط میں نہ رہیں۔

قیمت فی تولہ پانچ روپے محصول ذریعہ بذمہ خریدار ہدایات متعلق استعمال تریاق کے سارے ارسال ہونگی لفٹ :- جو صاحب اشتہار پڑھیں۔ برصغور کو اطلاع دیکر جواب حاصل کریں۔

المشاہد خاں صاحب میزاحاکم بیگ صدی ساکن گڑھی شاہی ہندولہ صاحب گوجرات پنجاب

نہایت ضروری کتابیں جلد منگالیں

حقائق القرآن - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی فرمودہ تفسیر القرآن پارہ اٹھائیسواں نہایت مفصل اور جامع تفسیر ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ قیمت قسم اول دلاہتی کاغذ ۱۲ - قسم دوم ۸

صدقات مسیح موعود جناب حافظ دارشن علی صاحب کی گذشتہ سالہ جلد کی تقریر اہمیت مجدد میں مجدد و حدیث مجددین کے متعلق غیر احمدی بوعزیز ہیں۔ ۱۳

انبیاء کی شان از روئے بائبل میں انبیاء پر جو الام لگائے گئے ہیں۔ انکی بائبل و قرآن آفران کو مزید نہایت دلچسپ اور قیمت ۱۲

ترید کتاب کلمہ فضل رحمانی - قاضی فضل اللہ حیاتی کی کتاب کا اسی کی زبانی رد ایک پینسنگ۔ موجودہ صدی کے مجدد کا مطالبہ ۱۲ - ۱۳ کی کامستقبل اور مسلمانوں کا ذمہ - حضرت خلیفۃ ثانی کا نہایت زبردست مضمون ۱۲

میں پھر احمدیہ کتب خانہ - قادیان

پیتل کے بلاکس کا نیا دار سروسٹے

پانی پت کا سروسٹے بوجہ اپنی خوبصورتی کے عرصہ سے شہور چلا آ رہا ہے۔ اس میں دنار کا لانا نہایت سخت اور چکڑا رکھا جاتا ہے۔ اور خاص کر اپنی قطع و وضع و نقش نگاری کے لحاظ سے شریف گھڑوں کے لئے ایک نہایت ہی عجیب اور کارآمد تحفہ بن گیا ہے۔ زیادہ تعریف لا حاصل ہے۔ خود سنگا کر دیکھو۔ اور دل کو دکھاؤ۔ سروسٹے نیرا غیر سروسٹے نمبر ۲ - سروسٹے نمبر ۱ - سروسٹے نمبر ۲ - ۱۲

علاوہ محصول ڈاک

شیخ محمد محی الدین مبلغ سروسٹے فیکٹری شہر پانی پت

البیان الکامل فی تحقیق الدق و اسل

مصنف جناب ڈاکٹر محمد صاحب احمدی متعینہ میڈیکل کالج لکھنؤ

دق بہ نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی۔ طبی اور غیر طبی ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور سے تعریف فرمائی ہے۔ ناخبر کار کا ضرور ہو۔ جلد ۱ - غیر جلد ۲ - محصول ڈاک ۱۲ - سروسٹے ۱۲

آنا ضروری ہے کتاب دق پی نہ لگی جائیگی۔

المشاہد خاں صاحب میزاحاکم بیگ صدی ساکن گڑھی شاہی ہندولہ صاحب گوجرات پنجاب

ممالک غریبہ کی خبریں

لارڈ سہنہاکی واپسی ہندوستان
لندن۔ ۱۰ اگست
یہ اعلان کیا گیا ہے
کہ پارلیمنٹ کے گرامائی میٹن کے ختم پر لارڈ سہنہا ہندوستان
واپس آئینگے۔ ان کے ہندوستان آنے کے مسئلہ کو کوئی
سیاسی اہمیت نہیں دی جا رہی ہے۔

فرانس نے جنرل رینگل
پر اس۔ ۱۱ اگست۔ گورنمنٹ
کی حکومت تسلیم کر لی
جنوبی روس میں جنرل رینگل کی
حکومت کی ہستی کو تسلیم کر لیا جائے۔ چنانچہ ایک فرانسیسی
سفیر بسٹاپول کو روانہ بھی کر دیا گیا ہے۔ جنرل رینگل کی
گورنمنٹ کو تسلیم کرنا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ جنرل رینگل کو
ہر ممکن طریقوں پر بولشویکوں کے خلاف امداد دی جائے۔

لندن ۱۱ اگست۔ مسٹر
لانڈ جارج کی پریشانی
لانڈ جارج گورنمنٹ فرانس
کے اس فیصلہ سے حیران ہو گئے ہیں۔ کل انہوں نے
پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ میں نے صرف ریورٹ کے تاروں
میں یہ خبر پڑھی ہے۔ یہ خبر قابل اعتماد نہیں ہے۔

لندن ۱۱ اگست۔ دیوان
کیا پوچھل وزیر جنگ
سوڈیٹ حکومت کی توضیح
بولشویک ہیں کرتے ہوئے وزیر اعظم نے
ریمارک کیا۔ کہ لندن ایک مطلق العنان اور ٹرانسکی ایک
اخبار نویس ہے۔ اہ آگے چلکر بیان کیا کہ حقیقت میں
میرے رائٹ آنریبل دوست وزیر جنگ مسٹر پوچھل ان
دونوں کا مجموعہ ہے۔ دیوان میں اس سے پوچھل پڑ گئی۔

لندن ۱۱ اگست۔
رہا شدہ پنجابیوں کا ذکر پارلیمنٹ میں کرنل دیو جوتے
دریافت کیا کہ جبکہ پنجاب کو معافی ورنہ ہی دیکھی ہے
تو کیا مسٹر مانیگوان لیڈروں کو بھی معافی دے جانے کی
نیابت کیے۔ جنھیں اب تک شاہی اعلان کا فائدہ
نہیں پہنچایا گیا۔ مسٹر مانیگوان نے جواب دیا کہ پنجاب
میں صرف ۳۶ ایسے شخصوں کو معافی دیکھی ہے۔ جنہوں نے

مارشل لاء کے قواعد کی خلاف ورزی کی تھی شاہی
معافی کے استعمال کا دائرہ اس لئے بہادر کو اختیار حاصل
ہے۔ اور مانیگوان کے اس اختیار میں دخل نہ ہی
کا خیال نہیں رکھتے۔

عراق عرب میں ایران
تک بغداد۔ ۱۱ اگست۔ تاریخ
کی صبح کو اہل قبائل نے
ریلوے کاٹ دی گئی۔ بغداد سے ایرانی سرحد
تک ریلوے کاٹ دی اور آمدورفت عارضی طور پر
رک گئی۔ ایک دستہ اسی روز بغداد سے روانہ ہو گیا
ہے۔ تاکہ راستہ کو صاف کر دے۔ چنانچہ آمدورفت
اسی روز بحال ہو گئی۔

گورنمنٹ پولینڈ کی اپیل
وارسا۔ ۱۱ اگست۔
پولینڈ کی قومی حفاظت کی
کونسل نے دنیا کی تمام قوموں کے نام ایک اپیل شائع
کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر آج پولینڈ کی آزادی
مٹ گئی۔ تو کل ان کی آزادی خطرے میں پڑ جائیگی۔

پیرس۔ ۱۱ اگست۔ معلوم
فرانسیسی جرنیل سے
ہوا ہے۔ کہ پولینڈ نے
پولینڈ کی درخواست وارسا کی حفاظت کے لئے
فوج کی اعلیٰ ترین کمان فرانسیسی جرنیل دیکینڈا کو پیش
کی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرنیل دیکینڈا اس
عہدے کو منظور کریں گے۔

وارنگٹن۔ ۱۱ اگست۔ اطالوی
پولینڈ کے متعلق
سفر کے جواب میں گورنمنٹ
امریکہ کا رویہ
امریکہ نے کہا ہے۔ کہ ہم
پولینڈ کی کامل آزادی اور خود مختاری کے حامی ہیں
لیکن ہم موجودہ صلح کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتے
کیونکہ اس کا یہ مطلب ہو گا کہ بالشویک حکومت کی
ہستی کو تسلیم کر لیا جائے۔

پیرس۔ ۱۰ اگست۔
موسکو کلیمینٹو ہندوستان
اخبار لبرٹی لکھتا ہے۔ کہ
آنے والے میں
موسکو کلیمینٹو ماہ اکتوبر میں
ہندوستان میں جائینگے۔

ہندوستان کی خبریں

تین کارکنان خلافت ضمانت
حیدرآباد سندھ۔
۱۲ اگست۔ ڈسٹرکٹ
مبجسٹریٹ تھر پارک نے تین کارکنان خلافت سے اس
امر کے متعلق ضمانتیں مانگی ہیں۔ کہ وہ سفویانہ خیالات کی
اشاعت نہ کریں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ جوقت امیر صاحب
ہجرت کمیٹی ترکستان
کی طرف سے تارکان وطن کے
کی طرف راستہ مانگتی ہے۔ حافظہ کابل کی ممانعت کی خبر پشاور
میں پہنچی۔ تو سیکرٹری ہجرت کمیٹی پشاور بسواری سوٹر کابل کو
روانہ ہو گئے۔ کہ اگر وہ اس وقت آذربائیجان میں ملتوی کرتے
ہیں۔ تو مہاجرین کو افغانستان کے راستہ ترکستان کی طرف نکل
جانے کی اجازت دی جائے۔

ہندو اخبارات میں شائع ہوا
مسٹر تنک کی چٹائی کون گرا
ہے۔ کہ جوقت مسٹر تنک
کی لاش جل رہی تھی۔ ایک مسلمان کا جو مسٹر تنک کے غم میں نال
تھا۔ چٹائی کو دہرا اور جل گیا۔ لیکن ۱۲ اگست کے عہد
میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چوہانچی
میں جس وقت مسٹر تنک کی لاش جل رہی تھی۔ تو لوگ اسپر
روپے پیسے ڈال رہے تھے۔ اور فقراء ان کے لٹنے
میں مصروف تھے۔ اس لوٹ کھسوٹ میں ایک فقیر چٹائی
گر گیا۔ اور بشکل نکالا گیا۔ شفا خانہ میں پہنچایا گیا۔ مگر جانبر
نہ ہو سکا۔

شرائط صلح پر مولوی عبدالباری کا اعلان
۱۳ اگست۔ مولوی عبدالباری
صاحب فرنگی علی اعلان کرتے ہیں کہ اس خبر نے ہمارے جسم میں
کپکپی پیدا کر دی ہے۔ مسلمان اس سے قدرتی طور پر پریشان
ہو گئے۔ شرائط صلح شریعت اسلامی کے خلاف ہیں پوری
سب کو دشمنی فضول ثابت ہوئی ہیں اس کام سے ایک لٹ
بھی بچے ہنسا نہیں چاہیے۔ ہمیں پبلک اور خلافت کمیٹی کو
ان کے فرانس پر توجہ دلانی چاہیے۔

دہلی میں بائیریا۔ ۱۰ اگست۔ پچھلے دنوں یہاں سخت بارش
ہوئی۔ اس سبب اب وہی میں بول رہے ہیں۔ اور اس کے متعلق اخبار میں

دہلی میں بائیریا۔ ۱۰ اگست۔ پچھلے دنوں یہاں سخت بارش
ہوئی۔ اس سبب اب وہی میں بول رہے ہیں۔ اور اس کے متعلق اخبار میں